جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

الحمد للہ کہ رسالہ فیض عجالہ موسومہ

قندِ مذہبِ نعمانی

جسمیں

انجمن حنفیہ جہلم کے تیسرے اور انجمن حنفیہ میرپور کے دوسرے سالانہ کامیاب جلسوں کا فوٹو دکھایا گیا ہے
اور نیز وہابیوں کے چند عجیب و غریب مسائل پر بھی اچھی طرح روشنی ڈالی گئی ہے۔

مرتبہ و مولفہ

ابوالفضل مولوی محمد کرم الدین صاحب دبیر رئیس بھیں ضلع جہلم

سنہ ۱۹۲۱ء

مطبع سراج المطابع جہلم میں باہتمام کاردیدار ان چھپکر شائع ہوا

محمد ...

١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تفقہ فی خیر القرون ثم انتقی + خیر الکواکب

انجمن حنفیہ جہلم کا تیسرا سالانہ

عظیم الشان بے نظیر جلسہ

انجمن حنفیہ جہلم کا عدیم المثال اور عظیم الشان تیسرا سالانہ جلسہ بمقام احاطہ کوٹھی چوہدری محمد اکرم خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لاء بتاریخ ۷-۸-۹ اکتوبر ۱۹۲۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بڑی شان و شوکت اور تزک و احتشام سے ہوا۔ جلسگاہ کی آرائش و پیرائش قابل دید تھی۔ ایک بہت بڑا عالیشان شامیانہ لاہور سے منگوا کر نصب کیا گیا تھا۔ وسط میں جانب غرب ایک شاندار چبوترہ علماء و فضلاء اور ممتاز اصحاب کی نشست کیلئے بنایا گیا تھا۔ جس پر دریاں قالین بچھا کر کرسیاں قرینے سے رکھی گئی تھیں۔ چبوترہ کے گرد اگرد دائیں بائیں پیچھے کرسیاں اور بنچ خواص کے لئے سلیقہ سے رکھے گئے تھے۔ اور اس کے علاوہ عوام الناس کی نشست کیلئے فرش و فروش کا وسیع انتظام تھا۔ چبوترہ کے سامنے سڑک تھی۔ جسکے دونوں طرف خوشنما گملے رکھے ہوئے تھے۔ داخلہ کی پھاٹک میں ایک خوشنما مصنوعی دروازہ لگا ہوا تھا جس پر دونوں طرف خوش آمدید اور خیر مقدم کے خوبصورت قطعات آویزاں تھے۔ جلسہ گاہ سے ریلوے اسٹیشن تک سرخ و سبز جھنڈیاں جابجا آویزاں تھیں اور نمایاں مواقع پر سرخ و سبز و زرد حلوان کے بورڈ لگے ہوئے تھے۔ جن پر عبارت "انجمن حنفیہ جہلم کا تیسرا سالانہ عظیم الشان اجلاس"۔ سنہری روپہری جلی حروف میں لکھی تھی۔

ہجوم خلق

باوجودیکہ فصل خریف کی برداشت اور فصل ربیع کی کاشت کا موقعہ تھا اور ساتھ ہی اسکے بیماری بخار کا بھی دور دورہ تھا۔ خلق خدا کا بہت بڑا ہجوم ہو گیا تھا۔ اور جلسہ گاہ کا وسیع احاطہ حاضرین سے بھر گیا تھا۔ خلق خدا ضلع جہلم کے علاوہ ضلع گجرات اور علاقہ میرپور ریاست جموں تک سے آئی ہوئی تھی۔ اور شہر میں ایام جلسہ میں ادھر بھی آدمی نظر آتے تھے۔ اور پچھلے سالوں کی نسبت کئی گنا زیادہ ہجوم خلق تھا۔

آؤ بھگت کی۔ اور سب نے اظہار مسرت کیا۔ ہر ایک کے مُنہ سے یہ کلمہ نکلتا تھا۔ کہ وہابیوں کی شامت آگئی۔ بیہودہ
مولوی آگیا ہے۔ جسنے مولوی ثناء اللہ کو بچھاڑا تھا۔ کوئی کہتا تھا کہ مولوی ثناء اللہ اب کس مُنہ سے
پھر میرپور میں آئیگا۔ غرض جتنے مُنہ اتنی باتیں۔ بہر حال حنفی فضلاء کو دیکھکر حنفیہ مسلمانوں کو خوشی ہوئی۔ البتہ
اہلحدیثوں کے مُنہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ اور رنگ فق ہوگئے۔

جلسہ گاہ جلسہ گاہ میدان متصل جامع مسجد گکھڑاں قرار دیا گیا تھا جو بانسوں سے گھِرا ہوا تھا جن پر سرخ و سبز جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ شامیانے تنے ہوئے تھے اور اسٹیج جانب غرب عمدگی سے بنایا گیا تھا جسپر دریاں تخت بچھے ہوئے۔ اور میز و کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ درمیان میں دروازہ تک ایک سڑک بنی ہوئی تھی۔ جسکے دونوں طرف سرخ و سبز جھنڈیوں کی قطار تھی۔ دروازہ خوبصورت خوشنما بنایا گیا تھا۔ اور جابجا خوش آمدید۔ اور السلام علیکم و علیکم السلام وغیرہ موزون الفاظ کے خوبصورت اور خوشخط قطعات آویزاں تھے۔

ہجوم خلق فصل اور بیماری کا موقعہ ہونیکے باوجود خلق خدا بکثرت جمع ہوگئی تھی۔ شہر کے علاوہ بیرونجات سے بہت سے مسلمان وعظ بیان سننے کیلئے آئے ہوئے تھے۔ جنکی استدعا پر بعد نماز ظہر مجلس وعظ منعقد کی گئی۔ اور یہ سلسلہ تین روز تک روز و شب جاری رہا۔

مجالس وعظ اس دفعہ مسلمانان میرپور کی خوش قسمتی سے سرتاج واعظین پنجاب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب گکھڑوی اور مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب جلالپوری بھی رونق افروز ہوگئے تھے۔ اور دوسرے روز مشہور نعت خوان حافظ اللہ رکھا صاحب سیالکوٹی بھی پہونچ گئے تھے۔ ہر روز زبردست وعظ ہوتے رہے اور وہابیت کی ایسی زبردست تردید ہوئی کہ سب کو حق و باطل میں امتیاز نظر آگیا۔ اہلحدیث مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس امرتسر میں گئے تھے۔ کہ حنفی پھر جلسہ منانے لگے ہیں۔ ہماری سخت تردید ہوگی۔ آپ بھی تشریف لائیں تاکہ عہدہ و منصب ہم بھی بچالیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب چونکہ اہلحدیث ہیں۔ انکو یہ حدیث یاد تھی۔ لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین (مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ ایک ہی سوراخ سے دو دفعہ کاٹا جائے) میرپور میں پچھلے سال جو فاش ہزیمت انکو اٹھانی پڑی تھی وہ پھر ادھر کب منہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے کورا جواب دیدیا۔ اہلحدیث وہاں سے ناامید ہوکر ایک نام کا مولوی "معروف بہانبڑی" ساتھ لائے اور انہوں نے میرپور میں آکر کچھ غاں غوں کی۔ لیکن ایک بڈھے دو برسے کریہ الصوت بھلا مولوی محمد عظیم صاحب جیسے شہرہ آفاق فاضل کے وعظ کی منادی سنکر بہانبڑی کی طرف کون جائے۔ اہلحدیثوں کو سخت ندامت ہوئی۔ وہ اپنی ندامت کو چھپانے کیلئے ہمارے پاس ملکر آئے اور کہا کہ آپ نے پچھلے سال وعدہ کیا تھا کہ آئندہ سال مسئلہ تقلید پر مباحثہ کرینگے آپ مباحثہ منظور کریں تو ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو بلائیں۔ انکو کہا گیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب پہنچ سکتے

ہیں۔ بیچ ہو یا سچ کو کچھ ماننے میں کوئی لطف نہیں۔ اونہوں نے پڑھ کر اور کوئی مولوی ہو تو اوسکو لے آئیں۔ ہم جو غیر ہیں
اونہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سوائے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اور کوئی کام کا مولوی نہیں ہم اونکو بلوا سکتے ہیں۔ ہم نے
کہا کہ آپکو اسکا اہتمام پہلے کرنا چاہئے تھا۔ اب ہم تین روز یہاں ٹھیرینگے ان تین دنوں میں لا سکتے ہو تو لاؤ۔ مگر مولوی
ثناء اللہ صاحب تو پہلا انکو جواب دے چکے تھے کہ جس طرح اونکو لا سکتے تھے۔ نہ وہ تشریف لائے۔ نہ کوئی اور مولوی پہنچا۔ نتیجہ یہ ہوا
کہ سب کی بہار بہتری تو پہلے ہی سے کچھ بہت تھی۔ بیچارے اہلحدیث راضی برضا ہو کر خاموش ہو گئے۔ اور آپس میں انکی یہ
حالت ان شعروں کا ورد کر رہے تھے ع جو بات اول ہی سے کچھ بن نہ آئی + تو آخر آپ ہم نے منہ کی کھائی + رہو خاموش
قسمت میں ہے رونا + مناسب اب نہیں ہے جنگ سنائی +

مولوی محمد عظیم صاحب

مولانا مولوی محمد عظیم صاحب کے وعظ رات کو ہوا کرتے تھے اسوقت مجمع عظیم ہو جاتا تھا مسلمان
بھی دن کے کاموں سے فارغ ہو کر سب پہنچ جاتے تھے اور اہل ہنود بھی کثرت سے آ جاتے تھے۔
آپکے سارے وعظ حنفیت کی صداقت اور وہابیت کی تردید میں ہوئے۔ ایک بڑھ کر زبردست تھا آخری اجلاس میں آپ نے قرآن مجید
سے استدلال کر کے بیان کیا کہ دنیا میں سچا اور پسندیدہ مذہب وہ ہو سکتا ہے جو اپنی صداقت منوائے۔ اور دوسروں کو برا نہ کہے عیسائی
یہودیوں کو برا کہتے ہیں پیغمبر اسلام کی توہین کرتے ہیں یہودی عیسائیوں اور مسلمانوں کے پیغمبروں کی ہتک کرتے
ہیں۔ ہم اہل اسلام اپنے پیغمبر کے تابع فرمان ہو کر تمام انبیاء کرام کو اچھا سمجھتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر
دنیا میں آئے۔ سب کے سب برگزیدہ اور مقبولان خدا تھے۔ ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ ساتھ ہی باقی تین کتابوں کو
بھی منجانب اللہ اور برحق سمجھتے ہیں۔ ہم مسلمان اہل السنۃ والجماعۃ خلیفہ اول صدیق اکبرؓ کو فضیلت دیتے ہیں باقی
خلفاء ثلاثہ کی عزت عظمت بھی یکساں ہمارے دلوں میں ہے۔ ہم مقلد حضرت امام اعظمؒ ہیں۔ باقی ائمہ ثلاثہ اور انکے
مذاہب کو بھی سچا سمجھتے ہیں اور ہمارا اعتقاد ہے کہ انکیں جدا جدا ہیں مگر نور ایک ہے + ہم اسلام میں ان چار مذاہب کو
چار کشتیوں سے تعبیر کرتے ہیں جو ہمیں دریا پار کر سکتی ہیں۔ مگر ایک پر سوار ہونا شرط ہے۔ چاروں کشتیوں پر ٹانگیں
پسارنے والا کبھی ساحل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔ لامحالہ ایک کشتی میں سوار ہونا پڑیگا۔ جسکے ذریعہ سے دریا کو عبور
کر سکیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے چار مصلے کعبۃ اللہ کے گرد بچھے ہیں اور دنیا میں مقبول یہی چار مذہب ہیں یہ
پانچواں مذہب (وہابیت) کہاں سے نکل آیا۔ مولوی صاحب نے لطیفہ کے طور پر اس موقعہ پر ایک حکایت بیان کی کہ کسی
گاؤں میں ایک فصل کماد (نیشکر) بہت اچھی ہوئی کسانوں نے آپس میں شرطیں باندھیں کہ جسکے کھیت کا گڑ زیادہ ہوگا
وہاں ایک چوہڑا بھی تھا۔ انہوں نے بھی اپنا کولہو لگا دیا اور شرط باندھی کہ سب سے زیادہ گڑ اسکا تیار ہوگا لوگ
حیران تھے کہ اسکی نہ کوئی زمین نہ کھیتی اس کا گڑ کیسے تیار ہو جائیگا۔ چوہڑے نے زمینداروں کے کھیتوں سے
گنے چرانے شروع کئے۔ رات کو اٹھا لیجاتا اور اپنے کولہو میں ڈال دیتا۔ جب سب کے گڑ تیار ہو گئے

اور بیچ اپنے گز زمین کھسنے لگے تو بیچ بیچ ہر ایک کا گز سب سے زیادہ ہو گیا۔ لوگ حیران ہو گئے۔ اور کہا کہ تم نے یہ گز کہاں سے پیدا کیے۔ کہنے لگے کہ تمہارے گنتے چوکر۔ مولوی صاحب نے کہا کہ یہی مثال غیر مقلدین کی سمجھو۔ نہ کوئی کھیتی نہ باڑی ہے۔ نہ کوئی مذہب نہ طریق۔ کوئی گز نماز مسائل حنفیوں کی کھیتی یا مذہب سے کوئی شافعیہ سے کوئی مالکیہ اور کوئی حنبلیہ سے چرا لیتے ہیں اور ہر ایک گز شہید بنیں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور پانچواں کو لہو بنا بیٹھے ہیں۔ خبردار مسلمانو جو ادھر گئے پانچویں کو لہو کی طرف کبھی رجوع نہ کرنا۔ چاروں مذاہب حقہ کی اتباع میں رہنا سچا مذہب مذہب مسلماناں اہل السنۃ والجماعۃ مقلدین ائمہ اربعہ کا ہے اور بس۔ اس خطبہ میں مولوی صاحب نے عجیب عجیب نکتے بیان کیے حاضرین کی تسلی کی۔ اور لوگ بہت خوش ہوئے

مولوی عبد الرحیم صاحب

مولوی عبد الرحیم صاحب جلالپوری کے وعظ بھی نہایت موثر اور زبردست تھے۔ آپ بڑے خوش الحان اور خوش بیان واعظ ہیں۔ آپکے وعظ سے بڑی رقت طاری ہوتی ہے۔ آپنے بھی حنفی مذہب کی صداقت اور تارکان تقلید کے بطلان پر سب سے موثر پیرایہ میں وعظ کہے اور شہر میرپور کے ہندو مسلمان بہت محظوظ ہوئے

وہابیوں کا ایک اشتہار

خاکسار نے اپنے وقت میں وہابیت کی دلائل قاطعہ سے تردید کی اور وہابیوں کا وہ اشتہار جو حضرات احناف کا دل دکھانے کیلئے ایک گمنام فرضی نام (ابو سعید) لکھکر راولپنڈی سے شائع کیا گیا اور تمام شہروں میں تقسیم کیا گیا ہے اور میرپور میں بھی تقسیم کیا گیا تھا۔ ہاتھ میں لیکر اوسکے پرخچے اڑا دئیے۔ اور بیان کیا کہ یہ سوالات کوئی نئی چیز نہیں بلکہ وہی پرانے سوالات ہیں جو ہر چند ولد حاجی محمد جعفری المعروف محی الدین لاہوری نے اپنی کتاب ظفر المبین میں شائع کیے تھے جس کا جواب حنفیوں کی طرف سے فتح المبین میں منہ توڑ دیا گیا۔ اور اسکا کوئی جواب الجواب وہابیوں سے نہ بن آیا۔ پھر یہی سوالات محمد سعید بنارسی نے کتاب الجرح علی ابی حنیفہ میں کیے جسکا جواب مولوی نور بخش صاحب ایم اے توکلی نے اپنی کتاب تنقیح الصحیح میں دیا۔ اور اسی طرح اور علماء حنفیہ نے بھی اپنی تصانیف میں انکی شافی اور کافی جواب دیچکے ہیں لیکن اس پر بھی بار بار وہی گلی سڑی باتیں دہرائی جاتی ہیں اور عوام الناس کو دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ خاکسار نے ان سوالات پر سرسری بحث کرکے ان کی قلعی کھول دی اور بیان کیا کہ یہ سب کچھ دھوکہ اور بددیانتی ہے کتابوں میں کچھ لکھا ہے اور یہ لوگ مطلب کچھ اور ظاہر کر کے عبارات میں کانٹ چھانٹ کرکے کچھ اور دکھلا دیتے ہیں۔ اسکے بعد خاکسار نے مولوی نظام الدین صاحب ملتانی کا اشتہار حرف بحرف پڑھ کر حاضرین کو سنایا جس میں وہابیوں کے عقائد کی جو کفر جلی کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں تفصیل بیان کی گئی ہے۔ وہابیوں کے بیان کیے مسائل سنکر حاضرین سخت متحیر ہوئے اور لوگوں کے دلوں میں انکی نسبت سخت نفرت پیدا ہوئی۔ یہ عقائد مع کچھ مزید تفصیل کے ہم اخیر پر ہدیہ ناظرین کرینگے۔

نعت خوانی

حافظ اللہ رکھا صاحب سیالکوٹی کی نعت خوانی ہر ایک اجلاس میں ہوتی رہی۔ حافظ صاحب کی خوش الحانی اور خوش بیانی پر ہندو مسلم باشندگان میرپور صدائے آفرین بلند کرتے اور تحسین کے نعرے بلند کرتے تھے کہ علماء فضلاء احناف کا لگا کہنا غیر مقلدین کے پاس اس قسم کا کوئی خوش الحان نعت خواں بھی نہیں ہے

وہابیوں کے عقاید و عملیات

ہر چند ہم مقلدین امام الائمہ حضرت ابو حنیفہ کا شیوہ نہیں کہ کسی فرقہ کے اعتقادات و عملیات کا کشف القناع کرکے اونکی پردہ دری کریں لیکن وہابیوں نے اسقدر جھوٹے اتہام اور بہتانات ہمارے مذہب ہمارے امام والا مقام کے ولے باندھنے شروع کئے ہیں کہ اب ہمیں بھی ترکی بترکی سنانا یکان ہے۔ ہم اونہیں یہی کہتے رہیگر۔ ؎ نہ چھیڑو بلبل بے جگہ ہم بھی بیٹھے بہت چکی بد زبانی تمہاری۔ گر وہ اپنی چھیڑ خانی سے باز نہ آئی ہرچند تو مسلمنے ظفر المبین میں جو کچھ وہ افشانی کی سب کو معلوم ہے۔ وہ سکے دندان شکن جواب کتاب فتح المبین نصرۃ المجتہدین میں دئے جاچکے مگر پھر بھی وہابیوں کو شرم نہ آئی۔ وہی مطاعن ابو محمد سعید بنارسی نے الجرح علی ابی حنیفہ میں دوہرائے۔ جسکے جواب میں رسالہ الاقوال الصحیحہ انجمن نعمانیہ نے شائع کیا۔ مگر اسکا شہرہ وہابیوں نے دو تین کیا ہوا۔ اونہوں نے تو ثابت کردیا کہ ۔ ؎ ہٹ دہرم ایسا تو دنیا میں نہ ہوگا کوئی + لاکھ سمجھاؤ پہ سنتے نہیں یہ کان سے بات + پھر وہی اعتراض اب کسی نامسعود ابو سعید کی طرف منسوب کئے گئے۔ معلوم نہیں کہ یہ وہی سعید بنارسی پہلے بیٹے کے رنگ میں نہاتا تھا۔ اور اب باپ کے حلیہ میں نکلا ہے۔ یا یہ فرضی نام کہ گروہ وہابیوں کی کمیٹی نے یہ دل آزار اشتہار دوبارہ شائع کرنیکی جرات کی ہے اور اسکو شہر بشہر قریہ بقریہ تقسیم کیا گیا ہے اور کچھ شرم نہیں آئی۔ کہ جن باتوں کا بارہا جواب شافی سن چکے ہیں انکو دوسرا تا پھر منے دہراو۔ کاش وہ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دوسروں کی نکتہ گیری سے باز آتے ۔ ؎ لا مذہبوں میں شرم کا کچھ بھی اثر نہیں + ہے اعتراض دوروں پہ اپنی خبر نہیں + اسلئے مجبوراً علماء احناف نے ترکی بترکی سنانے پر قلم اٹھائی۔ چنانچہ مولوی نظام الدین صاحب ملتانی نے ایک اشتہار شائع کرکے انکے عقاید کفریہ کی قلعی کھولی۔ چونکہ وہ اشتہار کی صورت میں ہے جو تلف ہو سکتا ہے اسلئے ہم اوسکی نقل مع مزید تفصیل کے یہاں کردینا مناسب سمجھتے ہیں۔ تاکہ اپنے عیوب پر آگاہ ہوکر آئندہ یہ لوگ چھیڑ خانی کا سلسلہ بند کریں۔ اشتہار کا مفصل جواب مولوی عبد اللہ صاحب لنڈوی میرپوری نے لکھکر ہمارے پاس بھیجدیا ہے جو عنقریب شائع ہوگا۔ چونکہ اس سلسلہ میں ابتداء وہابیوں کی طرف سے ہوئی ہے۔ اسلئے بحکم البادی اظلم۔ وہی اسکے ذمہ دار سمجھے جاوینگے کیونکہ اس سنت کے یہی امام ہیں +

اب سنئے اور یاد رکھئے ۔ ؎ بہ نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے + ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے +

عقاید و عملیات وہابیہ (۱) وہابیوں کا مذہب ہے کہ خدا وند کریم جھوٹ بولنے پر قادر ہے (معاذ اللہ) صیانۃ الایمان صہ مولفہ شمس الحق شاگرد مولوی نذیر حسین دہلوی۔ (۲) وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا وند تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے کرسی پر پاؤں رکھے ہوئے ہیں۔ کرسی چرچر کرتی ہے۔ قرآن کریم مترجم مولوی وحید الزمان حاشیہ آیۃ الکرسی۔ رسالہ الاحتواء علی مسئلۃ الاستواء (مولفہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی)۔ (۳) یہ بھی وہابیوں کا اعتقاد ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات حادث ہیں قدیم نہیں (اقامۃ البرہان مولفہ مولوی عبد الاحد خانپوری)۔ (۴) یہ بھی اونکا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ

زمین و آسمان بنانے سے پہلے ہو سکتے ہیں (رسالہ جات فتاوی محمدیہ ترجمہ اربعین ص ۳ سطر ۲۲)۔ (۵) وہابی کہتے ہیں کہ رسول کریم
خاتم النبیین نہیں ہیں کیونکہ اسمیں الف لام عہد خارجی کا ہے (تفسیر ... مولفہ اخوند صدیق پشاوری ص ۱۲)
(۶) وہابیوں کا یہ بھی مذہب ہے کہ تمام انبیاء تبلیغ احکام میں معصوم نہیں۔ (جامع الشواہد بحوالہ کتاب تنبیہ ...
مولفہ مولوی حسین خان۔ (۷) ایک گستاخ وہابی نے جھک ماری ہے کہ حضرت امام اعظم رح کی تاریخ پیدائش لفظ سگ ہے
اور تاریخ وفات خس کم جہاں پاک ہے (لعنت برگوئندہ)۔ دیکھو الجرح علی ابی حنیفہ مولفہ ابوسعید بنارسی۔
(۸) وہابی کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی تعظیم صرف اس قدر ہے جیسے بڑے بھائی کی (تقویۃ الایمان ص ۶۰ مولفہ
مولوی اسماعیل شہید۔ (۹) وہابیوں کا یہ بھی عقیدہ کفریہ ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا نبی ہو یا رسول، اللہ کی
شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہیں (تقویۃ الایمان ص ۱۳ سطر ۵ مولفہ اسماعیل ...)۔ (۱۰) وہابیوں کا یہ بھی
فاسد عقیدہ ہے کہ آں حضور علیہ الصلوۃ والسلام حیات النبی نہیں بلکہ مر کر مٹی میں مل گئے (تقویۃ الایمان ص ۶۰ سطر ۲۰
و کتاب التوحید ص ۱۳۳ مولفہ محمد بن عبدالوہاب)۔ (۱۱) بد مذہب یہ بھی کہتے ہیں کہ آنحضور علیہ السلام کے روضہ
قدس کیلئے سفر کرنا شرک ہے (کتاب شرک ص ۱۱۴)۔ (۱۲) انکا یہ بھی اعتقاد ہے کہ آنحضور علیہ السلام کا مزار مبارک سفر کر کے
دیکھنا ایسا گناہ ہے جیسا بتوں کا دیکھنا۔ (کتاب التوحید ص ۶۳ و ص ۱۱۴)۔ (۱۳) انکا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبی علیہ السلام کو
علم غیب کا دیا ہوا بھی ماننا برا ہے۔ (کتاب شرک ص ۲۴ و تقویۃ الایمان ص ۲۶)۔ (۱۴) متعصب یہ بھی کہتے ہیں کہ
نماز میں آنحضور علیہ السلام کی ذات اقدس کا خیال آنا بیل اور گدھے سے بھی بدتر ہے (صراط مستقیم مولفہ اسماعیل
ص ۹۳)۔ (۱۵) وہابیوں کا یہ بھی قول ہے کہ جو شخص کسی پیغمبر یا ولی کو اپنا شفیع سمجھے وہ شخص اور ابوجہل شرک میں برابر ہیں۔ (کتاب التوحید ص ۵۶ و تقویۃ
الایمان ص ۱۱)۔ (۱۶) وہابی یہ بھی کہتے ہیں کہ سابقوں پہلے سب لات و عزی تھے اور لاحقوں پچھلے سب احمد و علی و عبدالقادر ہیں (نعوذ باللہ)
(کتاب التوحید، تقویۃ الایمان، ... مذکورہ)۔ (۱۷) وہابیوں کا یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اقدس گرا دینے کے قابل ہے، ایک وہابی
کہتا ہے لو قدرت علی حجرۃ الرسول لجعلتہا ... یعنی اگر طاقت پاؤں تو روضہ نبی کو گرا دوں (فتح البرہان بجواب ...)
(۱۸) ایک گستاخ وہابی کہتا ہے کہ میری لاٹھی محمد سے بہتر ہے عصای ہذہ خیر من محمد لانہا ینتفع بہا فی قتل الحیۃ ونحوہا و محمد قد مات ولم یبق
فیہ نفع اصلا، میری یہ لاٹھی محمد سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ وغیرہ مار کر نفع لیا جا سکتا ہے اور محمد مر گئے اور ان سے کوئی نفع باقی
نہیں رہا (فتح البرہان ص ...)۔ (۱۹) وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء ناچیز اور ناکارہ ہیں (تقویۃ الایمان ص ۲۹ سطر ۱)۔ (۲۰) تمام انبیاء
مل کے بھی ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں (تقویۃ الایمان ص ... سطر ...)۔ (۲۱) وہابی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء کچھ قدرت نہیں رکھتے
اور نہ وہ سنتے ہیں (تقویۃ الایمان ص ...)۔ (۲۲) انکا یہ بھی اعتقاد ہے کہ نبی علیہ السلام کی نظیر اور نبی پیدا ہونا ممکن ہے اور یا رسول اللہ کہنا
شرک ہے (تقویۃ الایمان ص ۳۲)۔ (۲۳) یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے علم غیب کی کیا خصوصیت ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو، بکر بلکہ ہر بچہ
و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان مولفہ اشرف علی ص ۷)۔ (۲۴) یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام